تبلیغ عیسائیت مشن سن ۲۰۰۰ء

جناب محمد الیاس خان صاحب

مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لیے عیسائی مشنریوں کا عالمی تبلیغی پروگرام

مشرقی یورپ اور سابق سودیت یونین میں سوشلزم اور کمیونزم کی ناکامی اور آپریشن "ڈیزرٹ سٹارم" میں اتحادیوں کے مقابلے میں عراق کی جنگی کوششوں کی بری طرح ناکامی کے بعد ۱۹۹۱ء کے اواخر میں عیسائی مشنری حلقوں کی طرف سے سن ۲۰۰۰ء تک پوری دنیا تک انجیل کا پیغام پہنچانے اور ایک زیادہ بھرپور مسیحی دنیا کی شکل میں یسوع مسیح کو اس کی دو ہزارویں برسی کے موقع پر ایک گراں قدر تحفہ پیش کرنے سے متعلق توقعات میں نئی جان پڑ گئی۔ اسلام کے نام پر عراقی صدر صدام حسین کی طرف سے اتحادیوں کے خلاف مسلمان ممالک اور عوام کی تائید حاصل کرنے میں ناکامی سے عیسائی مشنری تنظیموں کے "دنیا برائے مسیح" کے خواب کی تکمیل کی کوششوں میں زبردست جوش و خروش پیدا ہوا۔ تبشیری حلقوں میں اسے "عیسائی دنیا" کی فتح سے تعبیر کیا گیا۔ ان کے خیال میں عراق کی شکست اس بات کا ثبوت تھی کہ خدائی حمایت "اسلام کے شیدائیوں" کو حاصل نہیں ہے۔ اسی سلسلے میں ایک مشنری جریدے "PROPHECY TODAY" میں "اسلام کی قوت میں خم آگیا ہے" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا جس میں کہا گیا کہ "مسلمان معاشروں میں ایسے لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے جو "زندہ نجات دہندہ" (حضرت عیسیٰؑ) کی تلاش میں ہیں اور وہ یقیناً اسے پالیں گے۔ چنانچہ فصل کاٹ لی جائے گی چاہے حالات اس کے لیے پوری طرح سازگار نہ بھی ہوں۔" مضمون نگار نے مزید لکھا "یہ کٹائی کا موسم ہے۔ اسلام کے پیغام کو دھچکہ لگ چکا ہے اور وقت آگیا ہے کہ اب عیسائیت کا واضح اور کھلا پیغام منصہ شہود پر نمودار ہو۔"

عالمی تناظر

۱۹۹۱ء میں سوویت یونین کے زوال کے بعد آزاد ہونے والی وسط ایشیائی ریاستوں میں عیسائی مشنری سرگرمیوں کی یلغار پر توجہ مرکوز کرنے سے قبل ہم ۹۰ء کی دہائی کی آمد پر بین الاقوامی عیسائی تبشیری حلقوں میں پوری دنیا اور خاص کر مسلم دنیا کو عیسائی بنانے کے لیے ترتیب دیئے جانے والے مختلف پروگراموں، ان کی تکمیل کے لیے اختیار کردہ حکمت عملیوں اور اہداف کا ایک خاکہ پیش کرنے کی کوشش کریں گے

تاکہ خطے میں روز افزوں عیسائی مشنری سرگرمیوں کے نتیجے میں ان نو آزاد مسلم معاشروں کو درپیش خطرات کا ادراک اس کے صحیح تناظر میں ممکن ہو سکے۔

اگرچہ ۹۰ء کی دہائی کو عیسائی مشنری تنظیموں کی طرف سے بین الاقوامی طور پر "عشرہ تبشیر" قرار دینے سے متعلق پروگراموں کی تشکیل کی ابتداء ۸۰ء کی دہائی کے وسط سے ہی شروع ہو گئی تھی تاہم اتحادیوں کے مقابلے میں عراق کی شکست کے باعث "اسلام کی قوت میں خم آنے" اور عیسائیت کے لیے "کٹائی کے موسم کی آمد" کے نتیجے میں دنیا بھر کے عیسائی تبشیری حلقوں میں ایک نیا جوش و خروش پیدا ہوا۔ ستر سالہ کمیونسٹ دور الحاد سے آزادی پانے والے دینی لحاظ سے کمزور مسلمان وسط ایشیائی معاشروں کی شکل میں ایک آسان شکار کی دستیابی نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ چنانچہ دنیا کی تقریباً تمام تبشیری تنظیموں میں عالم اسلام کو عیسائی بنانے کے لیے اشتراک کار اور موثر تعاون پر زور دینے کے لیے کانفرنسوں اور اجتماعات کا ایک لامتناہی سلسلہ چل نکلا اور نتیجتاً عالم اسلام کے علاقوں میں عیسائی مشنری سرگرمیوں میں بے پناہ اضافہ ہوا۔

۹۰ء کی دہائی کی ابتداء سے عالمی عیسائی تبشیری حلقوں میں ابھرنے والے اس نئے جوش و خروش کے نتیجے میں انتہائی جارحانہ انداز میں اسلام اور اسلامی عقائد پر حملوں کا ایک نیا عنصر منظر عام پر آیا۔ نائجیریا کے ایک عیسائی جی۔ مورشے نے "WHO IS THIS ALLAH?" (یہ اللہ کون ہے!) کے نام سے ایک کتاب لکھی جو ۱۹۹۱ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کا مرکزی خیال یہ تھا کہ "اللہ (نعوذ باللہ) درحقیقت شیطان ہے جس نے تمام اسلامی ملکوں کو جھوٹے مذہب اور آسیبی اثرات کا اسیر بنا رکھا ہے" مزید یہ کہ "جس روح نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو القاء کیا تھا وہ (نعوذ باللہ) ہٹلر پر مسلط تھی"

دوسری طرف پوپ جان پال دوم کی اپیل پر "تبلیغ عیسائیت سن ۲۰۰۰ء" کے نام سے ایک پروگرام تشکیل دیا گیا، اور اس سلسلے میں سن ۲۰۰۰ء تک ایک بھرپور عیسائی دنیا کی تشکیل کے ہدف کے حصول کے لیے ذرائع اور تعاون پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے ایک بین الاقوامی مرکز کے قیام کا اعلان کیا گیا۔ اس مرکز کو ہر جگہ کیتھولک چرچ کو سرگرم عمل کرنے کے لیے پروگراموں اور منصوبوں کی تشکیل کا ذمہ دار بنایا گیا۔ پوپ کی اپیل پر قائم کئے جانے والے مرکز کے مقاصد میں ایسے افراد کی تیاری شامل تھی جو "یسوع کے حقیقی وفادار بن کر عیسائی عقیدے کے مطابق زندگی گزاریں اور اس کے مطابق خدا کی عبادت کریں اور مسیحی عقیدے کے جذبے سے ایک دوسرے کی خدمت کریں" تبلیغ عیسائیت کے اس دس سالہ پروگرام کے مختلف منصوبوں میں سے ایک یہ قرار پایا کہ دنیا بھر میں پادریوں تک رسائی حاصل کی جائے۔ چنانچہ "تبلیغ کے لیے بلاوا" کے عنوان سے دنیا کے مختلف حصوں میں "مشنری تحریکی اعتکافات" کا اہتمام کیا گیا جن میں ہزاروں پادریوں اور نے شرکت کی۔ دریں اثناء دنیا بھر میں بہت تیزی سے تبلیغ کے اسکول کھلنے

شروع ہو گئے ۔ ۱۹۹۱ء میں صرف ایشیا اور جزائر بحرالکاہل میں ایسے سکولوں کی تعداد ۴۰ سے زائد تھی ۔ شادی شدہ جوڑوں کے ساتھ ساتھ کلیسائی حلقوں اور جغرافیائی ہمسایہ گروپوں کو بھی تبلیغ عیسائیت کی تربیت دی جانے لگی ۔

تبلیغ مسیحیت کے بارے میں بیداری عام کرنے کے لیے عالمی سطح کے ایک مجلے میں نیوز سروس کا آغاز کیا گیا ۔ یہ مجلہ سات زبانوں میں شائع ہونے لگا اور اس کے مضامین اکثر دوسری ایشیائی زبانوں میں بھی شائع کئے جانے لگے "ایونجلائزیشن (اشاعت مسیحیت) ۲۰۰۰ء کے نام سے کیتھولک چرچ کی طرف سے رواں صدی کے گزرتے ہوئے عشرے کو بطور "عشرۂ تبشیر" منانے کی ایک بین الاقوامی اور عالمگیر کوشش کا آغاز ہوا ۔ اس پروگرام کے دائرہ کار میں یورپ، افریقہ، ایشیا سابق مشرقی بلاک کے ممالک اور سوویت یونین سے آزاد ہونے والی ریاستوں کے علاقے ، جنہیں ماضی میں "سربند" ممالک کہا جاتا تھا، شامل کئے گئے ۔ "ایونجلائزیشن ۲۰۰۰ء" پروگرام کی تشکیل کا سہرا پادری ٹام فوریسٹ اور ان کے رفقائے کار کے سر ہے ۔ مذکورہ پادری نے پوپ جان پال دوم کے "پاپائی فرمان بابت مشن" کی تیاری میں پرجوش حصہ لیا تھا ۔ "ایونجلائزیشن ۲۰۰۰ء" چار انداز کی سرگرمیوں کے ذریعے حصول مقصد کے لیے کوشاں ہے ۔

اولاً یہ تنظیم، اپنی ایک دوسری رفیق تنظیم کے تعاون سے تبشیری سکول قائم کرتی ہے ۔ ان سکولوں کا مقصد یہ ہے کہ عام کیتھولک آبادی کو اس انداز سے تیار کیا جائے کہ وہ چرچ آنے والوں اور چرچ نہ آنے والوں دونوں طرح کے لوگوں کے سامنے مسیحت کا پیغام مؤثر طور پر پیش کر سکے ۔

ثانیاً یہ تنظیم ایک عالمگیر مہم کی سرپرستی کر رہی ہے جس کے تحت لوگوں کو آمادہ کیا جاتا ہے کہ وہ شعوری طور پر عالمگیر اشاعت مسیحت کے لیے دعا مانگا کریں اور مشن کی مالی امداد میں بھرپور حصہ لیں ۔

ثالثاً یہ تنظیم عالمی طور پر پادریوں کے لیے ایسے تربیتی کورسوں کا اہتمام کرتی ہے جو انہیں نیا جذبہ اور حوصلہ دیتے ہیں تاکہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں واپس جاکر زیادہ ارتکاز مقصد کے ساتھ کام کر سکیں ۔ ۱۹۹۰ء میں "ایونجلائزیشن ۲۰۰۰ء" کے تحت اسی قسم کے ایک کورس میں ۱۳۰ ممالک ، جن کا تعلق تمام براعظموں سے تھا، کے پانچ ہزار پادریوں نے شرکت کی ۔

رابعاً یہ تنظیم اب پانچ زبانوں میں جرائد شائع کرتی ہے تاکہ کیتھولک چرچ کے تمام حلقے اشاعت مسیحیت کی سرگرمیوں سے باخبر رہ سکیں اور ایک دوسرے کے تجربات سے استفادہ کرتے ہوئے زیادہ مؤثر انداز میں تبلیغ مسیحیت کر سکیں اور سن ۲۰۰۰ء تک ایک بھرپور عیسائی دنیا کی تشکیل کے خواب کی تکمیل کو ممکن بنا سکیں ۔

عالمی مشنری سرگرمیوں اور خاص کر پوری دنیا میں مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی ان زبردست کوششوں کے حوالے سے "انٹرنیشنل بلیٹن آف مشنری ریسرچ" نے ۱۹۹۱ء کے وسط میں ڈیوڈ بیرٹ کی ایک رپورٹ شائع کی جس میں عالمی تبشیری مشن کے بارے میں تازہ ترین اعداد و شمار دیئے گئے ۔ اس رپورٹ میں عیسائی مشن کے فروغ کے

حوالے سے ۱۹۸۹ء، ۱۹۹۰ء اور ۱۹۹۱ء کے تقابلی اعداد و شمار اس طرح سے پیش کیے گئے۔

	۱۹۸۹ء	۱۹۹۰ء	۱۹۹۱ء
عیسائی آبادی۔	۱۷۲۱۶۵۵۷۰۰	۱۷۵۸۷۷۷۹۰۰	۱۷۹۵۹۰۰۰۰۰
مسلم آبادی۔	۹۰۸۲۶۱۰۰۰	۹۳۴۸۴۰۰۰	۹۶۱۴۲۳۲۸۰
عالمی آبادی میں عیسائیوں کا تناسب۔	۱ر۳۳	۲ر۳۳٪	۳ر۳۳٪
عیسائی تنظیمیں اور خدماتی ایجنسیاں۔	۲۰۷۰۰	۲۱۰۰۰	۲۱۳۰۰
غیر ملکی مشن بھیجنے والی ایجنسیاں۔	۳۸۰۰	۳۹۷۰	۴۰۵۰
مشنری ادارے۔	۹۸۷۰۰	۹۹۲۰۰	۹۹۵۸۰
چرچ ممبروں کی ذاتی سالانہ آمدنی۔ (امریکی ڈالروں میں)	۸۵۷۶	۸۹۵۰	۹۳۲۰
عیسائی مقاصد کے لیے دی گئی رقوم۔	۱۵۱ ارب	۱۵۷ ارب	۱۶۳ ارب
عالمگیر غیر ملکی مشنوں کی آمدنی۔	۱۸ ارب ۳۰ کروڑ	۱۸ ارب ۶۰ کروڑ	۱۸ ارب ۹۰ کروڑ
مشنریوں کے استعمال میں کمپیوٹر۔	۴۵۵۰۰۰۰	۵۴۰۰۰۰۰	۸۲۶۰۰۰۰
عیسائی جرائد۔	۲۲۷۰۰	۲۳۸۰۰	۲۴۹۰۰
تبلیغ کے موضوع پر سالانہ نئی کتابیں رمقالات۔	۱۰۵۰۰	۱۱۰۰۰	۱۱۵۰۰
بائبل کی سالانہ تقسیم۔	۴۹۵۵۱۰۰۰	۵۱۴۱۰۰۰۰	۵۳۲۶۹۰۰۰

اس طرح کی رپورٹیں بعد میں بھی وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہیں، ہمارا مقصد ان کا احاطہ کرنا نہیں ہے بلکہ مشنری سرگرمیوں کے حجم کا اندازہ لگانے کے لیے بطور مثال پیش کرنا ہے۔

۱۹۹۱ء کے اوائل میں بائبل کے بارہ تقسیم کنندگان اور مترجم ایجنسیوں نے اس بات پر زور دیا کہ بائبل کے کام پر زیادہ توجہ دی جائے، ان ایجنسیوں نے اپنے پہلے مشترکہ اجلاس میں تمام مشنری تنظیموں سے مطالبہ کیا کہ وہ فعالی اور لاحاصل مقابلے سے بچنے کی کوشش کریں۔ ایک مشترکہ بیان میں شرکاء نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ بہت سی مشنریاں ایجنسیاں بائبل کی تقسیم کو اپنے مشن کا جزو لازم بنائے بغیر کام کر رہی ہیں۔ اس طرح وہ اپنے آپ کو "امن کے اس ہتھیار" سے لیس کرنے سے لاپروائی برت رہی ہیں جو ان کے چرچ کے لیے انتہائی فیصلہ کن اہمیت رکھتا ہے۔

اس سے قبل ۵ سے ۸ جنوری ۱۹۸۹ء کو سنگاپور میں دنیا کے پچاس ممالک کے ۳۰۰ سے زائد پادریوں اور عیسائی زعماء نے سن ۲۰۰۰ء تک پوری دنیا کی آبادی تک انجیل مقدس پہنچانے کا عہد کیا تھا۔ پادریوں کے اس

اجتماع میں ایک "گریٹ کمیشن مینفسٹو" منظور کیا گیا جس میں کہا گیا "ہم از سر نو یہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر عظیم مشن کی تکمیل مقصود ہے تو (عالمی تبشیری مشنوں میں) تعاون اور شراکت کار کو بنیادی ضرورت کے طور پر تسلیم کیا جانا ضروری ہے۔ نتیجتاً پوری دنیا میں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ چرچوں نے ۹۰ کی دہائی میں "ماس ایونجلازم" یعنی لوگوں کو گروہ در گروہ عیسائی بنانے کے خواب کی تکمیل کے لیے اپنی کوششوں کو مربوط کرنے کے لیے حکمت عملیاں وضع کرنی شروع کر دیں۔

دنیا کی چار بڑی پروٹسٹنٹ ریڈیو کمپنیوں نے پوری دنیا تک انجیل کا پیغام اور "یسوع مسیح" (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی "بشارت" پہنچانے کی مہم میں اشتراک کر لیا۔ کیتھولک چرچ نے بھی ریڈیو براڈ کاسٹنگ اور خصوصی سکولوں کے قیام پر توجہ مرکوز کرنا شروع کر دی "تاکہ مسیح کو اس کی دو ہزارویں برسی کے موقع پر ایک بھرپور عیسائی دنیا کا تحفہ پیش کیا جا سکے۔ "گوسپل ریڈیو" اور "ٹیلی ایونجلازم" کے ساتھ ساتھ لوگوں کے اندر گھس کر اور ان سے گھل مل کر انہیں عیسائیت کی طرف راغب کرنے کی اہمیت پر زور دیا جانے لگا تاکہ صرف انجیل کے پیغام کی لوگوں تک رسائی پر انحصار نہ ہو، بلکہ انہیں عملاً اس پیغام کو قبول کرنے پر آمادہ کیا جا سکے۔ متعدد عیسائی مشنری تنظیموں کے مشترکہ مشن ریڈیو "ٹرانس ورلڈ ریڈیو" نے اپنے پروگراموں کے دائرہ کار میں مزید توسیع کا فیصلہ کیا۔ واضح رہے کہ ٹرانس ورلڈ ریڈیو کے سٹیشن ۱۹۹۱ء میں ہر ہفتے ۸۰ سے زائد زبانوں میں ایک ہزار گھنٹے سے زیادہ دورانیے پر محیط عیسائی تبلیغی پروگرام دنیا بھر میں نشر کر رہے تھے۔

"لوزانہ کمیٹی برائے عالمی تبلیغ عیسائیت" کے انٹرنیشنل ڈائریکٹر ریورنڈ ٹام ہوسٹن نے ۱۹۹۲ء میں کہا تھا کہ "نامساعد حالات کے باوجود ان (مسلمان) علاقوں میں چرچوں نے بہت زیادہ جدوجہد کی ہے اور اس کے نتیجے میں حیران کن حد تک ترقی کی ہے۔ نیز ترقی جاری رہے گی ... کیوں کہ ناگفتہ بہ حالات میں امید کا واحد عنصر چرچ ہیں"۔ ریورنڈ ہوسٹن نے صدی کے اختتام تک مسلمان ممالک اور علاقوں میں چار کروڑ ستر لاکھ سے زائد مسلمانوں کو عیسائی بنانے کا ہدف پورا ہونے کی توقع کا بھی اظہار کیا۔

"لوزانے کمیٹی فار ورلڈ ایونجلائزیشن" (LCWE) کے مطابق صدی کے اختتام تک پوری دنیا تک عیسائیت کا پیغام پہنچانے کے لیے چار سو سے زائد منصوبوں پر کام ہو رہا ہے۔ LCWE کے علاوہ ان منصوبوں کی تکمیل میں جو دوسرے مشنری ادارے سرگرم عمل ہیں ان میں "ورلڈ وژن، ایونجلیکل چرچز آف ویسٹ افریقہ، ساؤدرن بپتسٹ فارن مشن بورڈ کیمپس کروسیڈ فار کرسٹ، پارٹنرز انٹرنیشنل اور یو ایس سینٹر فار ورلڈ مشن" شامل ہیں۔ LCWE کے منتظمین اور محققین کے تجزیہ کے مطابق "اس سے قبل دنیا کو عیسائی بنانے کی کوششیں اس لیے ناکامی سے دو چار ہوئیں کہ یہ بدانتظامی کے علاوہ رابطے کے فقدان اور مشنوں کی طرف سے ایک دوسرے سے مسابقت جیسی برائیوں کا شکار تھیں"۔

تبلیغ عیسائیت سے متعلق ایک دوسری پیش رفت کے مطابق توقع کی جا رہی ہے کہ ۲۰۰۰ء تک تمام دنیا نشریاتی رابطے کے ذریعے مقدس تعلیمات سننے کے قابل ہو جائے گی۔ نشریاتی کام میں مشغول اہم عیسائی اداروں نے ۱۹۸۵ء میں اپنے لیے یہ ہدف مقرر کیا تھا۔

نومبر ۱۹۹۱ء میں ممباسا (کینیا) میں آل افریقہ کانفرنس آف چرچز کا ایک سمپوزیم منعقد ہوا تھا اس میں ڈاکٹر مینکر اسیایاس نے اپنے مقالے میں کہا تھا "ذمہ داری کا تقاضہ یہ ہے کہ کرہ ارض کے ہر مرد، عورت اور بچے کو یہ موقع فراہم کیا جائے کہ وہ اپنے ریڈیو سے اس زبان میں، جسے وہ سمجھ سکتا ہے، یسوع مسیح کی تعلیمات سنے تاکہ وہ مسیح کا پیروکار اور اس کے چرچ کا ذمہ دار رکن بن سکے۔" مذکورہ ڈاکٹر مینکر پہلے لوتھرن ورلڈ فیڈریشن جنیوا سے وابستہ تھے اور اب نیروبی میں قائم "افریقہ چرچ انفارمیشن سروس" سے بطور ایگزیکٹو ڈائریکٹر منسلک ہیں۔ توقع ہے کہ دنیا کی تمام آبادی کو ریڈیائی امواج کے ذریعے عیسائی مشنری اور تبلیغی سرگرمیاں سننے کے قابل بنانے کا یہ منصوبہ سن ۲۰۰۰ء مکمل ہو جائے گا۔

ڈاکٹر اسیایاس نے چار بڑے اقدامات کا ذکر کیا جن کے ذریعے یہ منصوبہ روبہ تکمیل ہوگا۔

۱۔ دنیا میں عیسائیت پھیلانے کے لیے پینٹیکوسٹ فرقے کے لوگوں کی حکمت عملی، جسے انہوں نے (مشن کی جرات مندہ پیش قدمی) کا نام دیا ہے۔

۲۔ برکتوں سے بھرے اقدامات۔

۳۔ کیتھولک چرچ کی عالمی نشریاتی مہم "تبلیغ عیسائیت ۲۰۰۰ء" جو سن ۲۰۰۰ء کو کرسمس کے روز اپنے نقطہ عروج پر ہوگی۔

۴۔ "مشن ۲۰۰۰ء" جس کا تعلق امریکہ میں قائم تنظیم "مرکز برائے عالمی مشن" سے ہے۔

مسلم دنیا میں تبلیغ عیسائیت کے لیے جو مختلف مشن سرگرم عمل ہیں ان میں سے ایک "ریڈ سی مشن ٹیم" (REDSEA MISSION TEAM) ہے۔ اس تبلیغی و تبشیری ادارے کے بانی ڈاکٹر لیونل گرنی ہیں جنہیں مشرق وسطیٰ کے مسلم معاشرے میں تبلیغ عیسائیت کا وسیع تجربہ حاصل ہے۔ ڈاکٹر گرنی "ریڈ سی مشن ٹیم" کے دفتر واقع کینیڈا کے ذمہ دار ہیں جب کہ ادارے کی سربراہی جرمنی کے "ولف گینگ سٹیمف" کے ہاتھ میں ہے۔ ادارے کا مرکزی دفتر موزلے (برمنگھم، برطانیہ) میں واقع ہے۔

ریڈ سی مشن ٹیم نے تبشیری کام کے لیے مسلم دنیا کو چنا ہے مگر مسلم دنیا میں آباد غیر مسیحی اقلیتیں بھی اس کا ہدف ہیں۔ مسلم دنیا کے حوالے سے اس کا ماٹو "ISLAM SHALL HEAR" (یعنی اسلام کے ماننے والے لازماً پیغام عیسائیت سنیں گے) ہے۔ ٹیم کے کارکن اگرچہ صحت، طب، زراعت اور تعلیم کے میدانوں میں کام کرتے ہیں اور ان میدانوں میں انہیں خصوصی مہارت حاصل ہوتی ہے تاہم وہ محض طبیب، زرعی ماہرین اور حساب اور الجبرا پڑھانے

والے اساتذہ ہی نہیں ہوتے بلکہ انہیں اسلام کے بارے میں تمام بنیادی معلومات حاصل ہوتی ہیں - جن آبادیوں میں وہ کام کرتے ہیں ان کی تاریخ وثقافت اور زبان وادب سے پورے طور پر آگاہ ہوتے ہیں اور تبشیری نفسیات کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہیں۔ ٹیم نے اپنے کارکنوں کے لیے مطالعہ اسلام پر متعدد کتابچے اور مضامین شائع کئے ہیں۔ جیک بڈ (JACK BUDD) کے قلم سے HOW TO WITNESS TO ISLAM اور STUDIES IN ISLAM (مسلمانوں کے سامنے عیسائیت کی تبلیغ کیسے پیش کی جائے؟) شائع ہو چکی ہیں۔

ٹیم کی جانب سے مختلف ممالک میں اپنی سرگرمیوں کے بارے میں مختصر رپورٹیں بھی شائع ہوتی رہتی ہیں - یہ رپورٹیں مسلمانوں کو پیش نظر رکھ کر نہیں لکھی جاتیں بلکہ ان کے مخاطب ٹیم کے کارکن ہوتے ہیں یا وہ افراد اور ادارے جو ٹیم کے ہمدرد ہیں اور اسے مالی و افرادی امداد فراہم کرتے ہیں - بالعموم یہ رپورٹیں مسلم افراد کے طلب کرنے پر بھی انہیں مہیا نہیں کی جاتیں۔

ٹیم کسی ایک فرقے سے منسلک نہیں - یہ اپنے آپ کو بین الاقوامی بین الفرقی، انجیلی اور تبشیری قرار دیتا ہے۔ ٹیم نے ایک پمفلٹ PAKISTAN 'S ODEN DOORS شائع کیا ہے جس میں پاکستان میں ٹیم کی تبشیری سرگرمیوں اور اس کی کامیابیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔"

"بھرپور عیسائی دنیا" کی تشکیل کے لیے اختیار کردہ حکمت عملی

اب تک ہم نے پوری دنیا کو عیسائی بنانے کے لیے مشنری سرگرمیوں اور اس سے متعلقہ مختلف مشنری اداروں کا وسیع تناظر میں جائزہ لینے کی کوشش کی ہے - آیئے اب دیکھیں کہ کرہ ارض کو مسیحیت میں رنگنے کے ان عیسائی مشنری منصوبوں کی تکمیل کے لیے ان کی حکمت عملی کیا ہے۔ عیسائی مشنری اداروں کی طرف سے ان مشنری منصوبوں کے ساتھ ساتھ عالم اسلام میں اس وقت وسیع پیمانے پر جو تحریک احیائے اسلام برپا ہے اس کے تناظر میں خود پوپ اور دیگر عیسائی لیڈروں کی طرف سے "مکالمہ بین المذاہب" پر زور دیا جا رہا ہے مگر مکالمہ بین المذاہب کی اس پاپائی دعوت میں کونسا جذبہ کارفرما ہے اس کا تجزیہ کیا جانا ضروری ہے۔

پوپ جان پال دوم کے گشتی فرمان مجریہ ۱۹۹۱ء کا ایک حصہ "دوسرے مذاہب کے اپنے بھائیوں اور بہنوں سے مکالمے" سے متعلق ہے، لیکن اس "بین المذاہب مکالمے" سے متعلق خود اسی فرمان میں پوپ کی وضاحتیں اس بات کا ثبوت پیش کرتی ہیں کہ وہ "بین المذاہب مکالمے" کا ذکر "کلیسا کے تبشیری کام" کے طور پر کرتے ہیں - ان کے اپنے الفاظ ہیں کہ "مکالمے سے تبشیر یا تبلیغ عیسائیت کا فرض ساقط نہیں ہو جاتا - مکالمے میں اس لگن کے ساتھ حصہ لیا جاتا ہے کہ کلیسا نجات کا عام ذریعہ ہے اور صرف کلیسا ذریعہ نجات کی اعلیٰ ترین خصوصیات کا حامل ہے" دوسرے الفاظ میں "مکالمہ بین المذاہب" کی اصطلاح عیسائی مشنریوں کے لیے دوسرے مذاہب کو عیسائیت میں جذب کرنے کا دوسرا نام ہے - مسلمانوں کو کبھی بھی مکالمہ بین المذاہب کی اس بظاہر سادہ اور بے ضرر اصطلاح سے دھوکے میں نہیں آنا چاہیئے۔

(جاری) ۱۶۔۲